سوال

جب کوئی مسلمان شخص کسی مسلمان عورت سے شادی کرے اور بیوی کے بارہ میں اللہ تعالی کے قرآن مجید میں واجب کردہ احکامات پورے نہ کرے، جس کے نتیجہ میں جب وہ مذکورہ عورت اپنے دین کو ترک کردے، اور وہ اب پردہ نہیں کرتی بلکہ مکمل طور پر اسلامی شعار پر عمل ہی نہیں کرتی، تو میرا سوال یہ ہے کہ : ان دونوں کے اعمال کے نتائج کیا ہونگے، اور آخر میں اس کے نتائج کا ذمہ دار کون ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، جس پر سخت دل اور مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں اللہ تعالی جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جائے وہ اسے بجا لاتے ہیں التحریم (6) ۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(خبردار تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا، جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا، اور مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے وہ ان کا بارہ میں جواب دہ ہے، اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے وہ ان کے بارہ میں جواب دہ ہے، اور غلام اپنے مالک کے مال پر حاکم ہے اسے اس کے بارہ میں جواب دینا ہوگا، خبردار تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے) صحیح بخاری حدحث نمبر (7138) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829) ۔

تو ان دونصوں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ آدمی اپنے گھر والوں کے بارہ میں جواب دہ ہے کہ آیا اس نے ان کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کی یا نہیں، بلکہ اسے ضرورت کے وقت ان کے ہاتھ پکڑنے چاہییں اور قوت کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ وہ اس اسلوب کو استعمال کرکے مصلحت پوری کرسکے، اور اللہ تعالی ہر حاکم کا محاسبہ کرے گا کہ آیا اس نے اپنی رعایا جو اس کے ماتحت تھی اس تربیت کی یا نہیں ۔

اور جو بھی اپنے گھر والوں اور اولاد کی تربیت میں کمی و کوتاہی کرتا ہے بلاشک وشبہ وہ بہت ہی بڑے خطرہ کا سامنے کرنے والا ہے، بلکہ اس کے بارہ میں بہت ہی سخت قسم کی وعید وارد ہے جس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور بدن پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے ۔

معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ تعالی نے جسے بھی اس کی رعایا پر حاکم بنایا اور اس نے اپنی رعایا کو دھوکہ دیا اور اسی حالت میں مرگیا تو اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی) صحیح بخاری کتاب الامارۃ حدیث نمبر (7151) صحیح مسلم کتاب الامارۃ حدیث نمبر (142) ۔

لھذا آدمی کی اپنے گھر والوں کے بارہ میں عظیم مسؤلیت اور ذمہ داری ہے اس پر ضروری ہے کہ ان کے بارہ میں اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرے اور اسے صحیح طریقہ پر سرانجام دے جس طرح کہ اس کا حق ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اپنے اور اہل وعیال کے لیے دعا بھی کرتے رہنے چاہیے کہ اللہ تعالی انہیں ھدایت اور توفیق سے نوازے ۔

اور بیوی کے متعلق گزارش ہے کہ وہ بھی اسی طرح مکلف اور اپنے اعمال کی مسؤل اور ذمہ دار ہے کیونکہ تکالیف شرعیہ امت کے سب مرد وعورت پر لازم ہیں صرف جن کو شریعت نے مستثنی قرار دیا ہے انہیں چھوڑ کر اور کچھ احکام میں فرق کیا ہے مثلا عورت کی نماز مسجد کی بجائے گھر میں افضل ہے ، جو کہ اس کی عزت کی حفاظت اور مردوں سے اختلاط سے بچنے کے لیے ہے ۔

اسی لیے کتب احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے :

(عورتیں مردوں کی طرح ہی ہیں) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح سنن ترمذی (35/1) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عورت بھی حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں بازپرس ہوگی ، اور اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے الطور (21) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

اور وہ سب کے سب قیامت کے دن اللہ تعالی کے پاس اکیلے حاضر ہونے والے ہیں مریم (95) ۔

تو پھر مسؤلیت انفرادی ہے اور ہر ایک شخص کا محاسبہ ہوگا اس سے بازپرس ہوگی ، اور وہ نوجوان جو بالغ ہوچکا ہے اگر وہ اپنے والد کی غلط تربیت کی بنا پر گمراہ ہوچکا ہے اور اس تک اسلام پہنچا تو اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اسے عقل عطا فرمائی اور اسے اس عقل کی بنا پر مکلف بنایا ہے ، اگرچہ اس کے والد کا بھی تربیت میں کمی وکوتاہی کی بنا پر محاسبہ ہوگا ۔

تو اسی طرح بیوی بھی بالاولی اس میں شامل ہے اور اس کا محاسبہ ہوگا ، لھذا بیوی پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے رب سے ڈرے اور اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے کہ اللہ تعالی نے اس پر نعمت کرتے ہوئے سب کفار ممتاز کرتے ہوئے اس پر اسلام کی نعمت کی تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کے حقوق کی ادائیگی میں سستی نہ کرے اور حرام کاموں سے باز رہے ۔

اور اسے یہ جان لینا چاہیے کہ موت نے اچانک آدبوچنا ہے ، اور موت کے بعد تو حساب وکتاب اور سوال وجواب ہونگے نہ کہ اعمال ، موت کے بعد یا تو جنت اور اس کی نعمتیں اور ابدی اور ہمیشگی والی راحت وسکون ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ، یا پھر جہنم کی آگ ہے جس کے شعلے بڑے بڑے پہاڑوں اور سخت قسم کی چٹانوں کو بھی بھسم کرکے رکھ دیں گے ۔

تو اس کے سامنے ہمارے کمزور اور نحیف جسم کی کیا وقعت ہوگی ؟ ہم اللہ تعالی سے جہنم کی آگ سے نجات کے طلبگار ہیں ۔

اور ہمارے بھائی آپ پر واجب ہے کہ آپ سچی اور پکی توبہ نصوحہ کریں ، کیونکہ گناہ جتنا بھی بڑا ہوجائے جب اس کا مرتکب ہونے والا توبہ کرے اور توبہ کی شروط مکمل کرتا ہوا اپنے رب سے رجوع کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتے ہوئے اسے معاف فرما دیتا ہے ۔

پھر آپ اپنی بیوی کی تربیت کرنے کی طرف پلٹیں اور اس میں تدرج اور آسانی والا اسلوب استعمال کرتے ہوئے نرمی اور حکمت سے کام لیں اور اللہ تعالی سے توفیق اور مدد طلب کریں کہ وہ آپ کی بیوی کی تربیت میں آپ کی مدد فرمائے ۔

آپ اس موضوع کے بارہ میں مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (10680) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

13802